۱۰ بدلتی زندگی – حصّہ ۲

اس سبق میں ہم زبان، کھیل، ڈراما، فلم، اخبارات اور ٹیلی ویژن کے شعبوں میں ہونے والی تبدیلیوں کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

زبان : بھارت میں ہندی، اُردو، آسامی، بنگالی، گجراتی، کنڑ، ملیالم، مراٹھی، اُڑیا، پنجابی، کشمیری، سنسکرت، تامل، تیلگو، کوکنی، منی پوری، نیپالی اور سندھی زبانیں اہم ہیں۔ ان زبانوں کی بولیاں بھی موجود ہیں لیکن ان کی تعداد اب کم ہوتی جا رہی ہے۔ اگر وقت پر ان کی حفاظت نہ کی گئی تو ایک اہم ورثہ ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے باوجود ہندی فلم انڈسٹری کے ذریعے ہر جگہ پہنچنے والی ہندی (اُردو) نے لسانی اعتبار سے ملک کو جوڑنے کا کام کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۹۶۱ء میں ناگالینڈ کی زبانوں کی تفصیل اس طرح ہے:

زبان اور آبادی کا تناسب

انگامی – ۳۳۷۶۶	سیما – ۴۷۴۳۹
لوتھا – ۲۶۵۶۵	اے او – ۵۵۹۰۴
رینگما – ۵۷۸۶	چاروینگ – ۳۳۹
کھیزا – ۷۲۹۵	سنگتم پوچوری – ۲۷۳۶
سنگتم – ۱۵۵۰۸	کونیاک – ۴۶۶۵۳
چانگ – ۱۱۳۲۹	فوم – ۱۳۳۸۵
یم چُنگرے – ۱۰۱۸۷	کھیمنگم – ۱۲۴۳۴
جھیلینگ سیمی – ۶۴۷۲	لیانگے – ۲۹۶۹
ککی – چیرو – ۱۱۷۵	مکورے – ۷۶۹
تکھر – ۲۴۶۸	

اس تقسیم کا اثر کوہیما آکاش وانی کیندر پر ہوا۔ اسے ۲۵ بولیوں میں پروگرام نشر کرنے پڑتے جس میں انگریزی، ہندی، ناگا بولی اور دیگر ۱۶ ناگا زبانیں شامل ہیں۔

۱۹۹۰ء کے بعد شروع ہونے والی عالم کاری کے سبب بھارت میں انگریزی زبان کی اہمیت بڑھتی چلی گئی اور انگریزی روزی روٹی کی زبان بن گئی۔ ملازمت کے کئی مواقع اس زبان کی وجہ سے میسر ہونے لگے۔ انگریزی زبان سیکھنے میں بھارت کے لوگ سب سے آگے ہیں۔ اس عمل کے زیرِ اثر علاقائی زبانوں کے وجود کو خطرہ لاحق نہ ہونے دینے کے لیے احتیاط کرنا ضروری ہے۔

آیئے، تلاش کریں۔

مہاراشٹر میں بولی جانے والی بولیوں کی معلومات مختلف وسائل کے ذریعے (انسائیکلوپیڈیا، گوگل، وکی پیڈیا اور دیگر محققین کے مضامین) تلاش کریں۔

کھیل : آزادی سے قبل کھیل کے شعبے میں گنے چنے کھیلوں کا شمار ہوتا تھا۔ چند کھلاڑیوں نے اس میں تبدیلی لائی جس کی وجہ سے کھیل اور کھلاڑی دونوں ہی مشہور ہوگئے۔ اس کی ایک مثال گیت سیٹھی ہے۔ بلیرڈس کھیل کی ایک قسم اسنوکر میں سیٹھی نے عالمی شہرت حاصل کی۔ انھوں نے پندرہ سال کی عمر میں نوجوانوں کے لیے بلیرڈس کی قومی چمپئن شپ حاصل کی۔ اس کے بعد قومی اور بین الاقوامی سطح پر جیت حاصل کی۔ بین الاقوامی پیشہ ورانہ مقابلوں میں پانچ مرتبہ، غیر پیشہ ورانہ عالمی بلیرڈس مقابلے میں تین مرتبہ جیت حاصل کی۔ ان کی وجہ سے اس کھیل کو شہرت حاصل ہوئی۔ اخبارات میں اس کھیل سے متعلق خبریں شائع ہونے لگیں جس کا سہرا سیٹھی کے سر بندھتا ہے۔ ملک کے اُبھرتے ہوئے کھلاڑیوں کو انھوں نے ایک نیا میدان فراہم کردیا۔

۱۹۸۳ء میں کپل دیو کی کپتانی میں بھارت نے کرکٹ ورلڈ کپ جیت کر ایک تاریخ مرتب کی اور اس کھیل کو ملک میں بے پناہ مقبولیت ملی۔ اسی سال سنیل گاوسکر نے ٹسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ سنچری بنانے کا ریکارڈ قائم کیا۔ ۱۹۸۵ء میں بھارت نے

'بنسن اینڈ ہے جز' کرکٹ مقابلے میں فتح حاصل کی جس کی وجہ سے ملک کی ہر ریاست میں کرکٹ کھیلا جانے لگا۔ قومی

سنیل گاوسکر

کھیل پیچھے رہ گیا اور کرکٹ تیزی سے مقبول ہوتا رہا۔ کرکٹ کو بنیاد بنا کر چند فلمیں بنائی گئیں۔ ٹیلی ویژن پر کرکٹ پورے پانچ دن (ٹسٹ میچ) اور پورا ایک دن (وَنڈے میچ) نشر کیا جانے لگا۔

ایشیاڈ اور اولمپک مقابلوں میں بھارت نے شرکت کی تھی۔ ۲۰۰۰ء کے اولمپک میں کرنام مَلّیشوری نے ویٹ لفٹنگ میں تمغہ حاصل کیا اور اولمپک میں تمغہ حاصل کرنے والی ملک کی پہلی خاتون کھلاڑی بن گئی۔ ہاکی، تیراکی، تیراندازی، ویٹ لفٹنگ، ٹینس، بیڈمنٹن وغیرہ مقابلوں میں بھارت کی نمائندگی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

کرنام ملّیشوری

ڈراما اور فلم : ڈراما اور فلم بھارتیوں کی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ پہلے زمانے میں ڈرامے کافی دیر تک چلتے تھے۔ کبھی کبھی رات رات بھر بھی پیش ہوتے لیکن اب ڈراموں کی نوعیت، تکنیک اور دورانیہ تبدیل ہوگیا ہے۔ مختلف شعبوں کے لوگ ڈراموں میں حصہ لینے لگے ہیں۔ موسیقی تھیٹر کی اہمیت پہلے سے کم ہوتی گئی۔ مذہبی اور تاریخی موضوعات کی بجائے سیاسی، سماجی موضوعات کو اس شعبے میں فوقیت حاصل ہونے لگی۔

فلمی میدان میں بلیک اینڈ وائٹ فلموں کے بعد رنگین فلموں کا دور آیا۔ تفریحی میدان میں ہندی فلم انڈسٹری کا مقام نہایت اعلیٰ ہے۔ زمانے اور حالات کے اعتبار سے فلمیں بننے لگیں۔ ملک کے باہر بھی شوٹنگ ہونے لگی جس کی وجہ سے بیرونی ممالک کے مختلف مناظر اسکرین پر نظر آنے لگے۔ غیر ملکی فلموں کے ملکی زبانوں میں ترجمے ہونے لگے۔ انگریزی فلموں کے مکالموں کے ہندی ترجمے بھی اسکرین پر دکھائی دینا شروع ہوئے۔ ہندی فلموں کا مقابلہ عالمی سطح کی فلموں سے ہونے لگا۔ ہندی فلموں نے ساری دنیا میں رسائی حاصل کرلی۔ سیاست، سماجیات، صنعت، سائنس اور ٹکنالوجی وغیرہ کی عکاسی ہندی فلموں میں کی جانے لگی۔ پہلے تین سے چار گھنٹے چلنے والی فلمیں اب صرف ڈیڑھ سے دو گھنٹے پر آگئیں۔ ایک سنیما گھر، ایک اسکرین (Screen) کی روایت بدل گئی۔ جس کی وجہ سے ۱۰۰ ہفتے ایک جگہ چلنے والی فلموں کی بجائے اب ایک ہی فلم ملک و بیرونِ ملک ہزاروں سنیما گھروں میں ایک ساتھ دِکھائی جانے لگی۔ فلموں کی اقتصادیات میں تبدیلی آئی۔ فلم سازی کو صنعت کا درجہ حاصل ہوا اور اس صنعت نے کروڑوں لوگوں کو اپنے اندر سمونے کا آغاز کیا۔ علاقائی زبانوں کی فلمیں کثرت سے بننے لگیں۔

اخبارات : بدلتے طرزِ زندگی کے اثرات اخبارات اور نشر و اشاعت پر بھی مرتب ہوئے۔ جس کی وجہ سے اجتماعی اور شخصی زندگی بھی متاثر ہوتی چلی گئی۔ آزادی کے بعد کے دَور میں روزمرہ کی تازہ خبریں عوام تک پہنچانا، اشتہارات کے ذریعے، صنعت و حرفت کو ترقی دینا، رائے عامہ قائم کرنا، عوامی رائے کے مطابق فلاح و بہبود کے کام کرکے انھیں متاثر کرنا اور موقع آنے پر ان کی قیادت کرنا، بیداری پیدا کرنا، حکومتی خامیوں پر اعتراضات کرنا وغیرہ مختلف کاموں کے لیے اخبارات کا سہارا لیا جاتا تھا۔ پرانے زمانے میں یک رنگی اخبارات شائع ہوتے تھے۔

پھر زمانہ بدلا اور اخبارات رنگین ہوگئے۔ تعلقہ یا ضلعی سطح پر مشہور اخبارات کو اب ریاستی سطح کے مشہور و مقبول اخبارات کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اخبارات اب پہلے سے زیادہ تیزی سے حرکت میں آگئے ہیں۔ قحط زدہ لوگوں کے لیے فنڈ اکٹھا کرنا، سیلاب زدگان کے لیے فنڈ جمع کرنا، معاشی اعتبار سے کمزور مگر

ذہین طلبہ و طالبات کی اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مدد کرنا، ثقافتی اجلاس منعقد کرنا، انھیں فروغ دینا وغیرہ مختلف ذرائع سے اخبارات ہماری زندگی کا اٹوٹ حصہ بنتے جا رہے ہیں۔

ٹیلی ویژن : آزادی کے بعد بھارت میں ٹیلی ویژن کی آمد ہوئی۔ ابتدائی دور میں بلیک اینڈ وائٹ ٹیلی ویژن ہوا کرتا تھا جو بعد میں رنگین ہوگیا۔ ابتدائی زمانے میں محدود اوقات میں محدود پروگرام نشر ہوا کرتے تھے۔ بعد میں تعلیمی خبریں، تعلیمی اجلاس، صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم کے دوروں کی تفصیلات، خبریں وغیرہ نشر کی جانے لگیں۔ رامائن اور مہابھارت جیسے ٹی وی سیریل نے لوگوں کی اکثریت کو اپنے سامنے بیٹھنے پر مجبور کیا اور یہ سیریل شہرت اور مقبولیت کی چوٹی کو پہنچ گئے۔ ۱۹۹۱ء میں سی این این چینل نے عراق جنگ کی راست نشریات (لائیو ٹیلی کاسٹنگ) کی جس کی وجہ سے بھارت میں ٹی وی چینلوں کی دنیا ہی بدل گئی۔ ۱۹۹۸ء میں پرائیویٹ چینل 'سٹار' (سیٹلائٹ ٹیلی ویژن ایشیا ریجن) کی بھارت میں آمد ہوئی جس کی وجہ سے بھارت میں ابتدائی دور کی غیر دلچسپ، یکسانیت بھری اور تشہیری قسم کے خبروں کی دنیا ہی بدل گئی۔

زبان، طریقۂ پیش کش، سجے ہوئے اسٹوڈیو اور او بی گاڑیوں (آؤٹ ڈور براڈ کاسٹنگ وین) کے استعمال سے ان چینلوں نے انقلاب برپا کردیا۔ جس کی وجہ سے خبروں میں بے باکی اور پروگراموں میں رنگا رنگی پیدا ہوئی۔ دیش کا کونا کونا ایک دوسرے سے مربوط ہوگیا۔ سیاست پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوئے اور پورے ملک میں تبدیلی آئی۔

اب تک ہم نے جدید بھارت کی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ اگلے سال تاریخ مضمون عملی زندگی میں کس طرح کارآمد ثابت ہوگا اس کا مطالعہ کریں گے۔ تاریخ روزمرہ زندگی کا حصہ کس طرح ہوسکتا ہے یہ دیکھا جائے گا۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ بھارت نے .... کی کپتانی میں کرکٹ ورلڈ کپ جیتا۔

(الف) سنیل گاوسکر (ب) کپل دیو
(ج) سیّد کرمانی (د) سندیپ پاٹل

۲۔ عالم کاری کے سبب بھارت میں .... زبان کی اہمیت بڑھتی چلی گئی۔

(الف) پنجابی (ب) فرنچ
(ج) انگریزی (د) ہندی

(۲) جدول مکمل کیجیے۔

۱۔	بھارت کی اہم زبانیں	....
۲۔	اولمپک مقابلوں میں تمغہ حاصل کرنے والے کھلاڑی	....
۳۔	بچوں کی فلم جو آپ نے دیکھی	....
۴۔	خبریں نشر کرنے والے مختلف چینلوں کے نام	....

(۳) مندرجہ ذیل بیانات کی وجوہات لکھیے :

۱۔ بھارت میں ہر جگہ کم زیادہ پیمانے پر کرکٹ کھیلا جانے لگا۔
۲۔ فلموں کی اقتصادیات میں تبدیلی آئی۔

(۴) مندرجہ ذیل کے جواب ۲۵ تا ۳۰/ الفاظ میں لکھیے۔

۱۔ بھارتی زبانوں کی بولیوں کا تحفظ ضروری ہے۔
۲۔ اخبارات کے بدلتے طریقے واضح کیجیے۔
۳۔ ٹیلی ویژن میں ہونے والی تبدیلیاں بیان کیجیے۔

سرگرمی :

۱۔ انٹرنیٹ کے ذریعے دادا صاحب پھالکے کی معلومات حاصل کیجیے اور دادا صاحب پھالکے ایوارڈ یافتہ افراد کی فہرست مرتب کیجیے۔
۲۔ جمہوریت کا چوتھا ستون 'اخبار' کے متعلق مضمون نویسی کا مقابلہ اسکول میں منعقد کروایئے۔

❖❖❖

سیاسیات

بھارت اور دنیا

فہرست

نمبر شمار	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	جنگِ عظیم کے بعد سیاسی واقعات	۵۷
۲۔	بھارت کی خارجہ پالیسی کی پیش رفت	۶۵
۳۔	بھارت کا دفاعی نظام	۷۲
۴۔	اقوامِ متحدہ	۷۷
۵۔	بھارت اور دیگر ممالک	۸۴
۶۔	بین الاقوامی مسائل	۹۱

آٹھویں جماعت تک شہریت کے نام سے پڑھایا جانے والا مضمون ہم نویں جماعت سے 'سیاسیات' کے نام سے پڑھیں گے۔ شہریت کی طرح سیاسیات میں بھی ہم اپنی شہری زندگی کا مطالعہ کریں گے۔ یہ مطالعہ اب اور زیادہ وسعت اور گہرائی لیے ہوئے ہوگا۔ سیاسی زندگی میں جس طرح مقامی حکومت، دستور، دستور میں درج بنیادی حقوق اور رہنما اُصول وغیرہ شامل ہیں اسی طرح ملک کا نظم ونسق، سیاسی کام کاج، پالیسی سازی، جمہوریت، مختلف تحریکوں کی بھی شمولیت ہوتی ہے۔ حکومت کے فیصلے، حکومت کی پالیسیاں، حکومت کی جانب سے اقتدار کے استعمال کا عام انسان کی زندگی پر اثر ہوتا ہے۔ سیاسیات ان تمام ابواب کا خالص سائنسی اور معالجاتی انداز سے مطالعہ کرتا ہے۔ سیاسیات کے مطالعے سے آپ سیاسی واقعات، سیاسی رجحانات اور ردِّعمل کا بہتر طور پر تجزیہ کرسکیں گے۔ کسی بھی شعبے میں کام کرنے اور مہارت حاصل کرنے میں یہ تجزیہ مفید ثابت ہوگا۔

متوقع صلاحیتیں

نمبرشمار	اکائی	صلاحیتیں
۱۔	۱۹۴۵ کے بعد کی دنیا- اہم رجحانات	❑ اسلحہ کی دوڑ کی وجہ سے بین الاقوامی امن کو خطرہ لاحق ہوتا ہے، یہ جاننا۔ ❑ سرد جنگ کے بعد کے دور میں عالمی واقعات کا تجزیہ کرنا۔ ❑ عالم کاری میں بھارت کی طرف سے کیے جانے والے تعاون کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔ ❑ عالم کاری کے تعلق سے مختلف ممالک کے باہمی انحصار معلوم کرنا اور اس کے بارے میں گفتگو کرنا۔
۲۔	بھارت کی خارجہ پالیسی کی پیش رفت	❑ خارجہ پالیسی کا مفہوم بتانا۔ ❑ خارجہ پالیسی کے مقاصد کا احترام کرنا۔ ❑ آزاد بھارت کی خارجہ پالیسی مختلف واقعات کی مدد سے واضح کرنا۔ ❑ عالمی امن اور سلامتی کو بھارت ہمیشہ فوقیت دیتا ہے اس تعلق سے معلومات میں اضافہ کرنا۔
۳۔	بھارت کا دفاعی نظام	❑ بھارت کے دفاعی نظام کو سمجھنا۔ ❑ فوجی اور نیم فوجی دستوں کے فرائض کی درجہ بندی کرنا۔ ❑ اصطلاح 'انسانی تحفّظ' کو واضح کرنا۔ ❑ داخلی دفاع کے تعلق سے درپیش چیلنجز کی معلومات ہونا۔ ❑ کسی مسئلے کا مطالعہ کرکے اس تعلق سے تحقیقی رپورٹ تیار کرنا۔
۴۔	اقوامِ متحدہ	❑ اقوامِ متحدہ ایک اہم عالمی ادارہ ہے، اس تعلق سے بتانا۔ ❑ اقوامِ متحدہ تحفّظِ امن کرتا ہے، واضح کرنا۔ ❑ تمام ممالک کی ترقی کے لیے امن ضروری ہوتا ہے، اس تعلق سے معلومات میں اضافہ کرنا۔ ❑ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی تشکیل میں تبدیلیوں کی ضرورت کو واضح کرنا۔
۵۔	بھارت اور دیگر ممالک	❑ بھارت کے جغرافیائی محلِ وقوع اور اس کی داخلہ وخارجہ پالیسی پر ہونے والے اثرات کی وضاحت کرنا۔ ❑ پڑوسی ممالک سے دوستانہ تعلقات ہوں، اس خیال کو مضبوط کرنا۔ ❑ علاقائی تعاون کرنے والی تنظیموں کی دلیل کے ساتھ وضاحت کرنا۔ ❑ بھارت اور دیگر ممالک کے معاشی اور تجارتی تعلقات میں ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ لینا۔
۶۔	بین الاقوامی مسائل	❑ انسانی حقوق دنیا کے ہر فرد کو حاصل ہوتے ہیں، اس خیال کو وسعت دینا۔ ❑ دستورِ ہند اور قوانین کے ذریعے انسانی حقوق کی حفاظت کس طرح ہوتی ہے، یہ معلوم کرنا۔ ❑ ماحولیاتی آلودگی ایک عالمی مسئلہ ہے، اس خیال کی وضاحت کرنا۔ ❑ 'پناہ گزین' کون ہیں، یہ واضح کرنا۔

۱ جنگِ عظیم کے بعد سیاسی واقعات

آیئے، اعادہ کریں۔

ہم نے گزشتہ جماعتوں کی شہریت کی درسی کتابوں میں اپنے مقامی حکومتی ادارے، بھارت کا دستور اور اپنے ملک کے طرزِ حکومت یا تشکیلِ حکومت کا مطالعہ کیا ہے۔ اس جماعت میں ہم دیگر ممالک سے بھارت کے تعلقات کا مطالعہ کریں گے۔ جغرافیہ کے مطالعے سے آپ اپنے ملک کی جغرافیائی تشکیل جان چکے ہوں گے۔ تاریخ کے مطالعے کے ذریعے آپ نے تاریخی عہد کے عالمی واقعات کا مطالعہ کیا ہوگا۔ سیاسیات کے مطالعے کے ذریعے اب ہم دنیا سے بھارت کے تعلقات اور اہم عالمی مسائل کو سمجھیں گے۔

ہم تمام لوگ کسی نہ کسی وجہ یا ضرورت کے تحت سماج میں کسی شخص، ادارے یا تنظیم پر انحصار کرتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ ہماری سماجی زندگی ایک دوسرے پر منحصر ہوتی ہے جس میں باہمی تعاون کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ جس طرح یہ باہمی تعاون افراد اور سماج سے تعلق رکھتا ہے اتنا ہی مختلف ممالک سے بھی اس کا تعلق ہے۔

بھارت کی طرح دنیا میں اور بھی بہت سے آزاد ممالک ہیں۔ ان میں مسلسل لین دین چلتا رہتا ہے۔ کاروبار ہوتے رہتے ہیں۔ یہ آزاد ممالک آپس میں معاہدے بھی کرتے ہیں۔ ان تمام آزاد اور مقتدر ممالک کا ایک نظام تشکیل پاتا ہے جسے ہم **'بین الاقوامی نظام'** کہتے ہیں۔ ہم اس بین الاقوامی نظام کی خصوصیات دیکھیں گے۔

باہمی انحصار : دنیا کے تمام ممالک کسی نہ کسی وجہ سے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ کوئی ملک چاہے کتنا ہی بڑا، خوشحال اور ترقی یافتہ کیوں نہ ہو، وہ ہر معاملے میں خود کفیل نہیں ہوسکتا۔ بڑے ممالک کو بھی اپنی ہی طرح بڑے یا چھوٹے ممالک پر انحصار کرنا پڑتا ہے یعنی باہمی انحصار اس بین الاقوامی نظام کی ایک اہم خصوصیت ہے۔

مجھے درپیش سوال ....

* افراد اور ملکوں کے باہمی انحصار میں کیا فرق ہوتا ہے؟
* کیا غریب ممالک اور امیر ممالک جیسی کوئی تقسیم ہوتی ہے؟
* جس طرح کسی ملک کے معاملات دستور کے تحت چلتے ہیں، کیا عالمی سطح پر بھی کوئی دستور ہوتا ہے؟
* بین الاقوامی نظام میں سب سے اونچا مقام کیسے حاصل ہوتا ہے؟

خارجہ پالیسی کے ذریعے بین الاقوامی تعلقات : ہر ملک اپنے داخلی معاملات کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک سے اپنے معاملات کے تعلق سے اپنی پالیسی طے کرتا ہے۔ اسی پالیسی کو خارجہ پالیسی کہتے ہیں۔ ہم اگلے سبق میں بھارت کی خارجہ پالیسی کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

عمل کیجیے۔

ایک مہینے کے اخبارات جمع کرکے ان میں دیگر ممالک سے متعلق خبریں جمع کیجیے۔ مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پر ان خبروں کی جماعت بندی کرکے ان کی نمائش کیجیے۔

۱۔ غیر ممالک کے اہم عہدیداروں کا ہمارے ملک کا دورہ۔

۲۔ دیگر ممالک کے ساتھ اپنے ملک کا معاہدہ۔

۳۔ اپنے ملک میں منعقدہ کوئی بین الاقوامی اجلاس۔

۴۔ پڑوسی ملک سے متعلق اہم واقعات۔

پس منظر : ہم آج جس دنیا میں رہتے ہیں اس کی موجودہ شکل مختلف حادثات اور واقعات سے عبارت ہے۔ اسی لیے ہمیں اس دنیا کو سمجھنے کے لیے تاریخ کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ گزشتہ صدی میں دو عظیم جنگیں ہوئیں۔ پہلی جنگِ عظیم اور دوسری جنگِ عظیم دنیا کے سب سے اہم سانحات تھے جن کی وجہ سے دنیا تبدیل ہوگئی۔ عالمی سطح پر نئے رجحانات اور نظریات متعارف ہوئے۔ آیئے، سمجھیں کہ ان جنگوں کی وجہ سے مزید کیا تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

پہلی جنگِ عظیم : پہلی جنگِ عظیم ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء کے درمیان ہوئی۔ اس جنگ میں یورپ کے اہم ممالک شامل تھے۔ بین الاقوامی یا عالمی نظام میں یورپ کو اس زمانے میں نہایت اہمیت حاصل تھی۔ پہلی جنگِ عظیم کے دوران انسانی جانوں اور املاک کا بڑا نقصان ہوا۔ جنگ میں شریک ممالک کو عظیم معاشی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ جنگ میں شامل نہ ہونے والے ممالک بھی اس سے متاثر ہوئے۔ فاتح اور مفتوح دونوں ملکوں کی معیشت تباہ ہوگئی۔

پہلی جنگ عظیم میں شامل ممالک

دوست ممالک	مرکزی اتحاد
برطانیہ، فرانس، روس، اٹلی، امریکہ	جرمنی، آسٹریا، ہنگری، سلطنتِ عثمانیہ، بلغاریہ

جنگ کے خاتمے کے بعد ہر ملک کو یہ احساس ہوا کہ اس طرح کی جنگ دوبارہ نہ ہونے دینے کے لیے کچھ اقدامات کرنے چاہئیں۔ نتیجتاً مجلسِ اقوام یعنی لیگ آف نیشنز (League of Nations) کا قیام عمل میں آیا۔ مجلسِ اقوام بین الاقوامی مسائل کے حل، مذاکرات اور مصالحت کا پلیٹ فارم بن گئی۔ کسی بھی ممکنہ جنگ کو روکنا مجلسِ اقوام کی اہم ذمہ داری تسلیم کی گئی۔

پہلی جنگِ عظیم ختم ہونے کے بعد یورپ میں اور یورپ کے باہر کئی اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ مثلاً یورپ میں پرانی حکومتیں ختم ہوئیں اور نئے ممالک وجود میں آئے۔

براعظم افریقہ اور ایشیا میں یورپ کے کئی ممالک کی نوآبادیات تھیں۔ ان نوآبادیات میں آزادی کی تحریکیں شروع ہوگئیں۔ ان تحریکوں نے یورپی ممالک کی بالادستی کے سامنے چیلنج کھڑا کردیا۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد قیامِ امن کے لیے مجلسِ اقوام کا قیام عمل میں آیا لیکن مجلسِ اقوام جنگوں کو روکنے میں ناکام رہی۔ جرمنی، اٹلی اور اسپین جیسے ممالک میں آمریت کو عروج حاصل ہوا۔ ان سب واقعات نے دوسری جنگِ عظیم کے بیج بونے میں اہم کردار ادا کیا۔

پہلی جنگِ عظیم میں شامل بھارتی فوجی

سوچیے اور لکھیے۔

جرمنی میں ہٹلر کی آمریت کو عروج حاصل ہوا۔ اگر جرمنی میں جمہوریت ہوتی تو کیا ہوتا؟ آمریت یعنی ڈکٹیٹرشپ کو روکنے کے لیے ہمیں کون سے اقدامات کرنے چاہئیں؟

آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

جنگوں کی روک تھام کے لیے مجلسِ اقوام قائم کی گئی لیکن مجلسِ اقوام جنگ روکنے میں ناکام رہی۔ جنگ روکنے کے لیے مجلسِ اقوام کو کیا اقدامات کرنے چاہیے تھے؟

دوسری جنگِ عظیم : دوسری جنگِ عظیم ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء کے درمیان لڑی گئی۔ یہ جنگ پہلی جنگِ عظیم سے زیادہ مہلک ثابت ہوئی۔ پہلی جنگِ عظیم کے مقابلے دوسری جنگِ عظیم وسیع تر پیمانے پر لڑی گئی۔ اس کے علاوہ اس جنگ میں نئی ٹکنالوجی کا

دنیا - سیاسی (اہم ممالک)

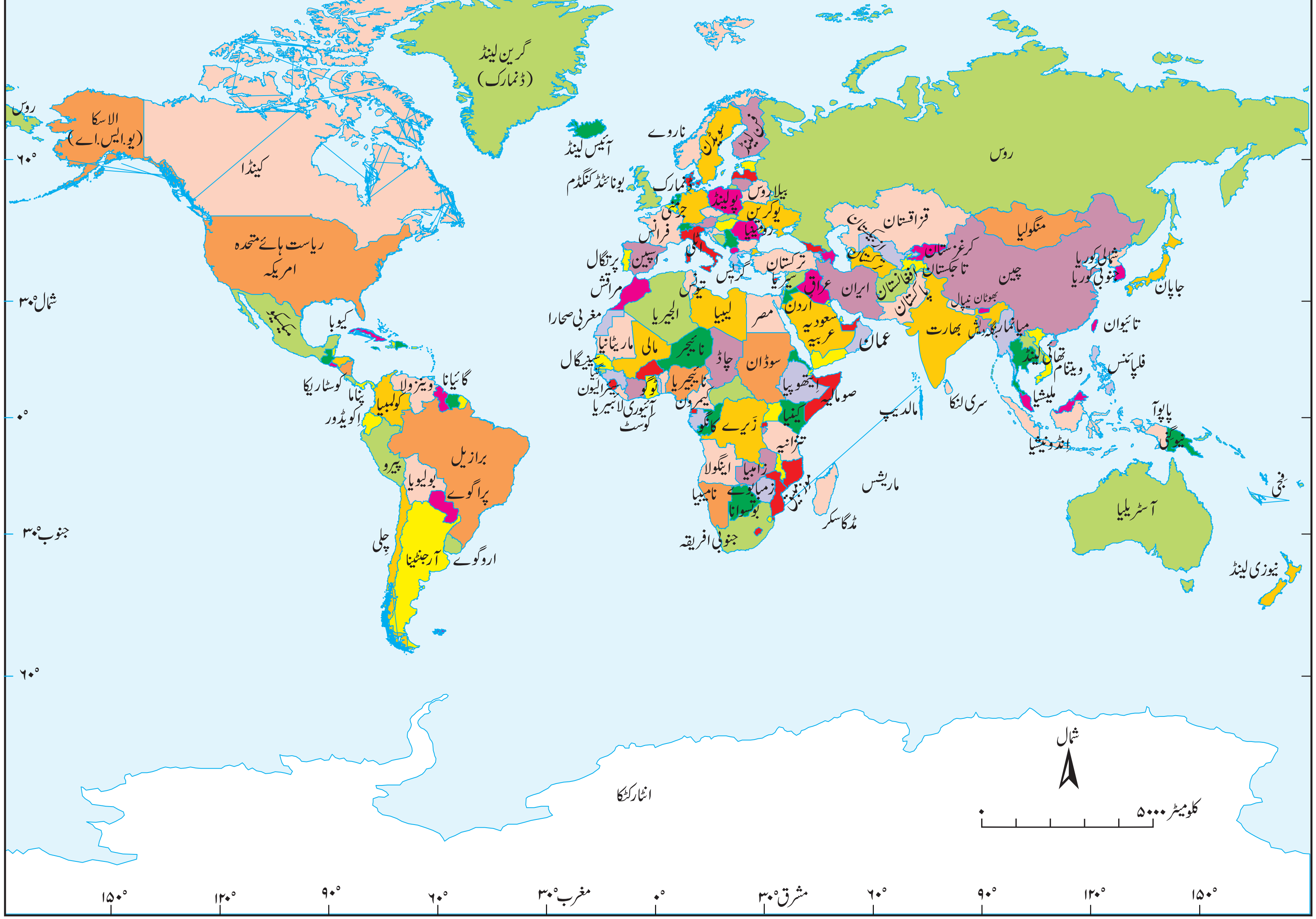

استعمال کیا گیا۔ جنگ میں شامل ممالک پر دوبارہ معاشی تباہی کی آفت ٹوٹ پڑی۔

ذرا لکھیے تو...

۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء کے درمیان دوسری جنگِ عظیم جاری تھی۔ اس درمیان بھارت میں کون سے واقعات رونما ہو رہے تھے؟ بھارت پر دوسری جنگِ عظیم کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

دوسری جنگِ عظیم میں شامل ممالک

حزبِ اتحاد	برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا، کینڈا، نیوزی لینڈ، بھارت، سوویت یونین، چین، امریکہ
حزبِ مخالف	جرمنی، جاپان، اٹلی

دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کی شمولیت اہم تھی۔ امریکہ نے ایٹم بم تیار کیے تھے۔ جنگ کے خاتمے کے لیے امریکہ نے ۶/ اگست اور ۹/ اگست ۱۹۴۵ء کو بالترتیب دو جاپانی شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر جوہری بم گرائے۔ یورپ میں جرمنی اور ایشیا میں جاپان کی شکست کے ساتھ ہی دوسری جنگِ عظیم کا خاتمہ ہوگیا۔ دوسری جنگِ عظیم کے دوران ہونے والے واقعات میں سرد جنگ کی ابتدا کو اہمیت حاصل ہے۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۹۱ء تک کے طویل عرصے تک سرد جنگ چلتی رہی۔ ہم سرد جنگ کے دوران وقوع پذیر ہونے والی کچھ تبدیلیوں کا جائزہ لیں گے۔

سرد جنگ : دوسری جنگِ عظیم کے دوران امریکہ اور روس حلیف ممالک تھے لیکن جنگ کے خاتمے کے ساتھ ہی دونوں ممالک ایک دوسرے کے حریف بن گئے۔ ان میں باہمی تعاون کی جگہ باہمی مسابقت نے لے لی۔ یہ مسابقت عالمی سیاست کے ۴۰ تا ۴۵ سال پر محیط تھی۔ ان دونوں ملکوں کے درمیان براہِ راست جنگ تو نہیں ہوئی لیکن دونوں کے درمیان اتنا شدید تناؤ تھا کہ کسی بھی وقت جنگ بھڑک اُٹھنے کا خدشہ لگا رہتا۔ براہِ راست جنگ بھلے ہی نہ ہوئی ہو لیکن جنگ جیسی صورتِ حال کو سرد جنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس دوران امریکہ سُپر پاور تھا لیکن سوویت روس بھی جوہری اسلحہ بنا کر اور اپنی فوجی قوت میں اضافہ کر کے سُپر پاور بننے کی کوشش کر رہا تھا۔ ان دونوں ملکوں میں جدوجہد، اقتدار کی رسّہ کشی، اسلحہ کی دوڑ، نظریاتی اختلاف اور ایک دوسرے کو مات دینے کی نفسیات کی وجہ سے سرد جنگ کا آغاز ہوا تھا۔

سرد جنگ کے اثرات

- **فوجی تنظیموں کا قیام :** سرد جنگ کے دوران دونوں ملکوں نے فوجی (عسکری) تنظیمیں قائم کیں۔ ان تنظیموں میں شامل ممالک کے تحفظ اور سلامتی کی ذمہ داری متعلقہ سُپر پاور ملک نے لے رکھی تھی۔ ناٹو (NATO : North Atlantic Treaty Organisation) امریکہ کی بالادستی والی فوجی تنظیم تھی وہیں 'وارسا معاہدہ' سوویت یونین کے غلبے والی فوجی تنظیم تھی۔

آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

* کیا ٹکنالوجی کی ترقی اور بین الاقوامی امن کے درمیان کوئی تعلق ہوتا ہے؟
* انسانی فلاح و بہبود کے لیے ٹکنالوجی کا استعمال کیسے کیا جاسکتا ہے؟

- **دنیا کی قُطبینی تقسیم :** سرد جنگ کے دوران دنیا کے بہت سے ممالک ان دونوں بڑی طاقتوں (سُپر پاور) کے گروہوں میں شامل ہوگئے تھے۔ ممالک کی دو گروہوں میں اس تقسیم کو قطبینی تقسیم کہا جاتا ہے۔ اس تقسیم کی وجہ سے سرد جنگ نے شدت پکڑ لی اور تناؤ بڑھتا گیا۔

آیئے، عمل کر کے دیکھیں۔

کیوبا کی جدوجہد (۱۹۶۲ء) سرد جنگ کے دوران ایک اہم واقعہ تھی۔ اس جدوجہد کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱۹۱۷ء میں روس میں اشتراکی انقلاب رونما ہوا جس کے نتیجے میں سوویت یونین وجود میں آیا۔ نہایت قلیل مدت میں بین الاقوامی سطح پر سوویت یونین ایک سُپر پاور بن کر اُبھرا لیکن امریکہ اور سوویت یونین کے درمیان بنیادی اختلافات تھے۔

مثلاً :

- امریکہ سرمایہ دارانہ نظام کا حامی ملک تھا جبکہ سوویت یونین اشتراکی نظریات اور واحد جماعتی اقتدار کا حامی ملک تھا۔ دونوں بڑی طاقتوں کو دنیا میں اپنی بالادستی قائم کرنا تھی۔ امریکہ کو سرمایہ دارانہ نظام کی تشہیر کرنا تھی تو سوویت یونین کو اشتراکیت کی۔
- اپنی بالادستی میں اضافہ کرنے کے لیے دونوں بڑی طاقتوں نے دیگر چھوٹے ممالک کو اپنے گروہ میں کھینچنے کی کوششیں شروع کردیں۔ نتیجتاً فکری اعتبار سے یورپ دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ مغربی یورپ اور وہاں کے ممالک امریکی خیمے میں شامل ہوگئے جبکہ مشرقی یورپ کے ممالک سوویت یونین کے خیمے میں داخل ہوگئے۔ دونوں بڑی طاقتوں نے اپنے اپنے خیمے میں شامل ممالک کو فوجی اور معاشی امداد فراہم کرنے کی حکمتِ عملی اختیار کی۔

- **اسلحہ کی دوڑ :** سُپر پاور ممالک نے ایک دوسرے کو شہ مات دینے کے لیے بڑے پیمانے پر اسلحہ سازی شروع کردی۔ زیادہ سے زیادہ مہلک ہتھیار بنانے کے لیے درکار ٹکنالوجی کے حصول کے لیے دونوں میں مقابلہ آرائی شروع ہوگئی۔ لیکن دونوں بڑی طاقتوں کی اسلحہ سازی کی دوڑ کی وجہ سے عالمی امن وسلامتی کو لاحق خطرے کا احساس ہوتے ہی اسلحہ پر قابو اور ترکِ اسلحہ کی کوششیں بھی اسی دور میں کی گئیں۔
- **علاقائی تنظیموں کا قیام :** ان سُپر پاور ملکوں کی مسابقت میں امداد کے لیے ترقی پذیر ممالک نے علاقائی سطح پر باہمی تنظیمیں قائم کیں۔ ان ممالک کی نظر میں معاشی ارتقا اہم تھا۔ یورپی ممالک نے یورپی یونین قائم کی تو جنوب مشرقی ایشیائی ممالک نے سنگاپور، تھائی لینڈ، ملیشیا، انڈونیشیا، فلپائنس وغیرہ ممالک پر مشتمل آسیان (ASEAN) تنظیم قائم کی۔
- **عدم وابستگی :** سرد جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی جہاں ایک جانب دنیا کی تقسیم جاری تھی وہیں کچھ ممالک نے کسی بھی سُپر پاور کے گروہ میں شامل نہ ہوکر ناوابستہ رہنے کا فیصلہ کرلیا تھا جسے تحریکِ عدم وابستگی کہا جاتا ہے۔ سرد جنگ کے دوران تحریکِ عدم وابستگی ایک اہم تحریک تھی۔

تحریکِ عدم وابستگی : دوسری جنگِ عظیم کے بعد براعظم ایشیا اور افریقہ کے نئے آزاد ممالک نے عدم وابستگی کے نظریات کی حمایت کی جس کی وجہ سے یہ ایک اہم تحریک بن گئی۔ ۱۹۶۱ء میں بھارت کے وزیراعظم جواہر لال نہرو، یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو، مصر کے صدر جمال عبدالناصر، انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر احمد سکارنو اور گھانا کے وزیراعظم کوامے نکھورما کی زیرِقیادت اس تحریک کا آغاز ہوا۔

تحریکِ عدم وابستگی کا تجزیہ : تحریکِ عدم وابستگی نے نوآبادیات، سامراجیت اور نسل پرستی کی مخالفت کی۔ اس تحریک نے بین الاقوامی مسائل اور تنازعات کے پرامن حل پر زور دیا۔ بھارت نے پنڈت جواہر لال نہرو کی رہنمائی میں اس تحریک کی قیادت کی۔ بعد کے دور میں بھی بھارت نے اس تحریک کی فعال حمایت کی ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد بھی اس تحریک کی اہمیت میں کمی نہیں آئی ہے۔

یہ تحریک انسانیت، عالمی امن و سلامتی اور مساوات کی قدروں پر مبنی ہے۔ اس تحریک نے زیرِترقی ممالک کو متحد ہونے کی ترغیب دی ہے۔

اس تحریک نے بین الاقوامی تنازعات کے پرامن حل کی

حوصلہ افزائی کی ہے۔ ترکِ اسلحہ اور انسانی حقوق کی پابجائی کے معاملات میں قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے اس تحریک نے غریب اور غیر ترقی یافتہ ممالک کے مسائل کو پُرزور طریقے سے پیش کیا۔ اس تحریک نے ایک نئے عالمی معاشی نظام (NIEO) کے قیام کا مطالبہ کیا۔

مختصراً یہ کہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد بھی اس تحریک کی اہمیت کم نہیں ہوئی ہے۔ اس تحریک نے زیر ترقی ممالک کو متحد ہونے کی ترغیب دی اور بین الاقوامی سیاست میں متعدد معاشی اور سماجی تبدیلیوں کے رجحانات پیش کیے۔ ان ممالک کو بین الاقوامی سیاست میں باوقار مقام دلانے کا یقین دلایا۔

سرد جنگ کا خاتمہ : ۱۹۴۵ء سے عالمی سیاست پر اثر انداز ہونے والی سرد جنگ بعد میں اختتام پذیر ہوگئی۔ سرد جنگ کا خاتمہ گزشتہ صدی کے اواخر کا ایک اہم واقعہ ہے۔ سرد جنگ کے خاتمے کی کئی وجوہات تھیں مثلاً

(۱) سوویت یونین نے کھلی معیشت کی پالیسی اختیار کی جس سے معاشی نظام پر حکومت کی گرفت میں کمی واقع ہوئی۔

(۲) سوویت یونین کے اُس وقت کے صدر میخائل گورباچوف نے تشکیلِ نو (پیریسترویکا) اور شفافیت (گلاسنوست) کی پالیسی پر عمل کیا۔ ان پالیسیوں کی وجہ سے ذرائع پر گرفت میں کمی واقع ہوئی۔ سیاسی اور معاشی شعبوں میں اہم تبدیلیاں آئیں یعنی ان شعبوں کی تشکیلِ نو کی گئی جس کی وجہ سے 'جمہوریت کاری' کو رواج حاصل ہوا۔

(۳) سوویت یونین کے زیر اثر مشرقی یورپ کے ممالک نے سرمایہ دارانہ اور جمہوری نظام اختیار کیا جس کی وجہ سے وہاں حکومتیں تبدیل ہوگئیں۔

(۴) سوویت یونین کا شیرازہ منتشر ہوگیا اور نئے ممالک وجود میں آ گئے۔ روس سوویت یونین کا سب سے بڑا ملک تھا۔

بھلا ایسا کیوں؟

ناٹو نامی تنظیم آج بھی موجود ہے لیکن اس کی نوعیت عسکری نہیں ہے۔ معلوم کیجیے کہ کتنے ممالک اس تنظیم کے رکن ہیں۔

لفظ تجویز کیجیے۔

ایک ہی سُپر پاور جس پر کئی ممالک منحصر ہوں، ایسے بین الاقوامی نظام کو 'یک قطبی نظام' کہا جاتا ہے۔ دو سُپر پاور ملکوں کے درمیان ممالک کی تقسیم کو 'قطبینی تقسیم' کہتے ہیں۔ اگر بین الاقوامی نظام میں کئی ممالک سُپر پاور کی حیثیت سے نمودار ہو جائیں تو اسے کیا کہا جائے گا؟

'جنگوں کا کھوکھلا پن' کے موضوع پر مندرجہ ذیل نکات کی مدد سے مضمون لکھیے اور اس پر آپس میں گفتگو کیجیے۔

* کسی بھی مسئلے کو مذاکرات اور مفاہمت کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔
* جنگ کے ذریعے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔
* جنگ کی وجہ سے ترقی کی رفتار رک جاتی ہے۔

سرد جنگ کے بعد کی دنیا

سوویت یونین کا شیرازہ منتشر ہونے کے ساتھ ہی سرد جنگ کا خاتمہ ہوگیا۔ سپر پاور رہ چکے اس ملک کے بکھر جانے کی وجہ سے بین الاقوامی سیاست میں بھی تبدیلیاں رونما ہوئیں مثلاً

- عالمی سیاست میں امریکہ واحد سپر پاور رہ گیا۔
- مختلف ممالک کے درمیان تجارت اور معاشی تعلقات کے فروغ کے لیے ماحول سازگار ہوگیا۔ سرمایہ، محنت، عالمی

بازار اور معلومات کی عالمی سطح پر توسیع ہوئی۔ لوگوں میں نظریات کا تبادلہ بھی آزادانہ طور پر ہونے لگا۔

- تمام ممالک نے تجارتی تعلقات کو ترجیح دی جس کی وجہ سے دیگر ممالک کی 'امداد' کا تصور پس پشت چلا گیا۔ اس کی بجائے معاشی تعلقات کے قیام کی کوششیں ہونے لگیں۔ یعنی پہلے جس ملک کو دشمن ملک کہا جاتا تھا اسے اب مقابل ملک کہنے کا تصور سامنے آیا۔
- اقوامِ متحدہ کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوگیا۔ عالمی امن و سلامتی کے تحفظ کے لیے اقوامِ متحدہ کو ٹھوس اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔
- ماحولیاتی تحفظ، انسانی حقوق کی پاسداری، مساواتِ مرد و زن، قدرتی آفات کا مقابلہ جیسے معاملات کو عالمی نوعیت حاصل ہوگئی۔

عالم کاری کا مفہوم : سرد جنگ کے بعد تجارت اور معاشی تعلقات میں شفافیت آگئی نیز محنت، سرمایہ، بڑے بڑے بازار اور معلومات کی دنیا بھر میں توسیع ہوئی۔ عالمی سطح پر لوگوں میں خیالات و نظریات کا تبادلہ شروع ہوا۔ اطلاعاتی ٹکنالوجی میں انقلاب کی وجہ سے دنیا کے واقعات اور معلومات دور دور تک پہنچنے لگے۔ ملکوں کی سرحدوں کو پہلے جیسی اہمیت نہ رہی۔ ان تمام سرگرمیوں کو 'عالم کاری' کہا جاتا ہے۔ عالم کاری کے جس طرح فوائد ہیں اسی طرح اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں مثلاً متعدد ممالک کی معیشت باہم مربوط ہونے کی وجہ سے تجارت اور معاشی اتحاد میں اضافہ ہوگیا۔ بازار میں تیزی آ گئی لیکن اس کے باوجود غریب اور امیر ممالک کے درمیان خلیج کم نہیں ہوئی۔

اس سبق میں ہم نے ۱۹۴۵ء کے بعد سے عالمی واقعات کا مطالعہ کیا ہے۔ سرد جنگ کے دوران دنیا، اسلحہ کی دوڑ اور ترکِ اسلحہ کی کوششوں کو سمجھا ہے۔ عالم کاری کا مفہوم بھی جان لیا ہے۔ اگلے سبق میں ہم بھارت کی خارجہ پالیسی کا مطالعہ کریں گے۔

تلاش کیجیے اور شامل ہوجائیے!

ماحولیات کے تحفّظ سے متعلق کوئی دو عالمی تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ اگر آپ ان تنظیموں کے مقاصد سے اتفاق رکھتے ہوں تو ان میں شمولیت کے مواقع تلاش کیجیے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ آزاد اور مقتدر ممالک کے اشتراک سے پیدا ہونے والا نظام -

(الف) سیاسی نظام

(ب) بین الاقوامی نظام

(ج) سماجی نظام

(د) ان میں سے کوئی نہیں

۲۔ مجلسِ اقوام کی اہم ذمہ داری -

(الف) جنگ ٹالنا

(ب) نوآبادیات کی آزادی

(ج) ملکوں کی معیشت سنبھالنا

(د) ترکِ اسلحہ

۳۔ سرد جنگ کا خاتمہ.................کی وجہ سے ہوا۔

(الف) اقوامِ متحدہ کے قیام

(ب) سوویت یونین کا انتشار

(ج) فوجی تنظیموں کے قیام

(د) کیوبا کی جدوجہد

(۲) مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے۔

۱۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد مجلسِ اقوام کا قیام عمل میں آیا۔

۲۔ سرد جنگ کی وجہ سے دنیا کی یک قطبی تقسیم ہوئی۔

۳۔ میخائل گورباچوف کی پالیسیوں کی وجہ سے جمہوریت کو فروغ حاصل ہوا۔

(۳) اصطلاحات کی وضاحت کیجیے:

۱۔ سرد جنگ

۲۔ عدم وابستگی

۳۔ باہمی انحصار

۴۔ قطبینی تقسیم

۵۔ عالم کاری

(۴) مندرجہ ذیل موضوعات پر اپنی رائے دیجیے۔

۱۔ مجلسِ اقوام نے دوسری جنگِ عظیم ٹالنے کے لیے جو اقدامات کرنے چاہیے تھے، ان کے بارے میں اپنی رائے پیش کیجیے۔

۲۔ سرد جنگ کے دوران عدم وابستگی ضروری تھی۔

۳۔ سرد جنگ کی وجہ سے انسانی فلاح و بہبود پس پشت چلا گیا۔

۴۔ آج کے دور میں جن ممالک کو امریکی سُپر پاور کے مقابل عروج حاصل ہوسکتا ہے، ان کے نام لکھیے۔

(۵) مندرجہ ذیل کے بارے میں مختصراً لکھیے۔

۱۔ پہلی جنگِ عظیم اور دوسری جنگِ عظیم کے درمیان مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پر موازنہ کیجیے۔

نکات	پہلی جنگِ عظیم	دوسری جنگِ عظیم
۱۔ دورانیہ (عرصہ)		
۲۔ شریک ممالک		
۳۔ اثرات (سیاسی و معاشی)		
۴۔ جنگ کے بعد قائم کی گئی عالمی تنظیمیں		

۲۔ سرد جنگ کے خاتمے کی وجوہات بیان کیجیے۔

۳۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد عالمی سیاست میں رونما ہونے والی اہم تبدیلیاں تحریر کیجیے۔

سرگرمی:

۱۔ مثالوں کے ساتھ اس بیان کی وضاحت کیجیے کہ دنیا کے مختلف ممالک ایک دوسرے پر باہم منحصر ہوتے ہیں۔

۲۔ 'دنیا ایک کنبہ ہے۔' اس قول کی سماج میں عمل آوری کے لیے آپ کیا کریں گے؟ اس پر جماعت میں گفتگو کیجیے۔

۲ بھارت کی خارجہ پالیسی کی پیش رفت

اس سبق میں ہم نیا کیا سیکھنے والے ہیں؟

بین الاقوامی نظام ، اس کی نوعیت اور گزشتہ صدی میں سرد جنگ اور اس کے اثرات وغیرہ کو سمجھ لینے کے بعد اب ہم ان سے متعلق دیگر موضوعات کا تعارف حاصل کریں گے۔ اسی کے مطابق ہم خارجہ پالیسی کا مفہوم، اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل اور بھارت کی خارجہ پالیسی کی نوعیت سمجھیں گے۔

خارجہ پالیسی

مفہوم اور اہمیت: تمام ممالک ایک بین الاقوامی نظام کا حصہ ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ممالک خودکفیل نہیں ہوتے اس لیے بین الاقوامی نظام میں باہمی انحصار کے تصوّر کو بھی آپ نے سمجھ لیا ہے۔ یہ باہمی انحصار محض چند ممالک کے فائدے تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ اسے ہر ملک کے لیے فائدہ مند بنانے کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔ ہر ملک اپنے طور پر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسے کس ملک سے دوستی کرنا چاہیے۔ کس گروہ میں شامل ہونا چاہیے یا بین الاقوامی سیاست میں کیا کردار ادا کرنا ہے۔ اس طرح کے فیصلے نہایت غور وفکر کے بعد کرنے پڑتے ہیں۔ اس فکری نظام کو 'خارجہ پالیسی' کہا جاتا ہے۔ ہر آزاد اور مقتدر ملک اپنی خارجہ پالیسی طے کرتا ہے۔ اسی لیے ملکوں کے باہمی تعلقات کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے بین الاقوامی سیاست میں خارجہ پالیسی کو نہایت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہمیں کسی ملک کا مطالعہ کرنا ہو تو اس ملک کے دستور اور خارجہ پالیسی کو سمجھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

قومی مفاد : ہم نے مختصراً خارجہ پالیسی کو سمجھا ہے۔ قومی مفاد اور خارجہ پالیسی میں قریبی تعلق ہوتا ہے۔ خارجہ پالیسی کے ذریعے ہی قومی مفادات کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے خارجہ پالیسی کا مطالعہ کرنے سے قبل ہمیں قومی مفاد کا مفہوم اور اہمیت سمجھنا چاہیے۔

قومی مفاد یعنی اپنے ملک کی آزاد اور مقتدر حیثیت کے تحفّظ کے لیے کی جانے والی تدبیریں۔ اپنی معاشی ترقی کے ذریعے اپنی قوت میں اضافے کی کوششیں بھی قومی مفاد میں شامل ہیں۔ جب اپنے ملک کے لیے مفید اور موافق معاملات پر غور وفکر کرکے فیصلے کیے جاتے ہیں اسے ہم 'قومی مفاد' کا تحفّظ کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کسی بھی ملک کے قومی مفاد میں مندرجہ ذیل عوامل کا شمار ہوتا ہے۔

- اپنے ملک کی آزادی، مقتدر حیثیت اور سالمیت کی حفاظت کرنا یعنی دفاع اعلیٰ ترین قومی مفاد ہوتا ہے۔
- معاشی ترقی بھی ایک اہم قومی مفاد ہے۔ معاشی اعتبار سے کمزور ملک کے لیے اپنی آزادی کی حفاظت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے دفاع کے ساتھ ساتھ معاشی ترقی بھی ایک اہم قومی مفاد مانا جاتا ہے۔

قومی مفاد اور خارجہ پالیسی : دفاع اور معاشی ترقی جیسے قومی مفادات کے تحفّظ کے پیش نظر خارجہ پالیسی تشکیل دی جاتی ہے۔ اسی لیے قومی مفاد کو اگر مقصد مان لیا جائے تو خارجہ پالیسی اس مقصد کے حصول کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ ملکوں کے مقاصد میں وقت اور حالات کے مطابق تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ اسی لحاظ سے قومی مفادات بھی تبدیل ہوتے ہیں۔ ان تبدیلیوں کی عکاسی خارجہ پالیسی میں ہوتی ہے۔ اسی لیے خارجہ پالیسی متغیر ہوتی رہتی ہے۔

آئیے، گفتگو کریں۔

اگر خارجہ پالیسی میں وقت اور حالات کے مطابق تبدیلی ہوتی ہے تب بھی کچھ ممالک کی خارجہ پالیسی بنیادی قدروں پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً بھارت کی خارجہ پالیسی عالمی امن، انسانی حقوق اور سلامتی کی قدروں پر مبنی ہے۔ آپ کی رائے میں ان قدروں کے حصول کے لیے خارجہ پالیسی میں کون سی شقیں ہونی چاہئیں۔

خارجہ پالیسی متعین کرنے والے عوامل : بین الاقوامی نظام میں کس ملک سے کس قسم کا تعلق رکھا ہے، اسی پر خارجہ پالیسی کی بنیاد ہوتی ہے لیکن خارجہ پالیسی پر اس کے علاوہ بھی چند عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۔ **ملک کا جغرافیائی محلِ وقوع** : آپ نے گلوب یا دنیا کا سیاسی نقشہ دیکھا ہوگا۔ اس کی مدد سے آپ کسی بھی ملک کا جغرافیائی محلِ وقوع دیکھ سکتے ہیں۔ کچھ ممالک دیگر ممالک سے کافی فاصلے پر واقع ہوتے ہیں اور کچھ ممالک ایک دوسرے کے پڑوسی ممالک ہوتے ہیں۔ کچھ ممالک کو وسیع تر ساحلی علاقہ میسر ہے تو کچھ ممالک معدنی دولت سے مالا مال ہیں۔ مختصراً یہ کہ کسی ملک کا رقبہ، آبادی، زمین کی قسم، ملک کو میسر ساحلی علاقہ، قدرتی وسائل وغیرہ عوامل پر خارجہ پالیسی کے تعین کے دوران غور و فکر کیا جاتا ہے۔

۲۔ **سیاسی نظام** : جمہوری طرز کے سیاسی نظام میں پارلیمنٹ کو خارجہ پالیسی تدوین کرنے میں اہم مقام حاصل ہوتا ہے کیونکہ خارجہ پالیسی سے متعلق مختلف موضوعات پر پارلیمنٹ میں مباحثے ہوتے ہیں۔ حزبِ مخالف جماعتیں سوالوں کے ذریعے خارجہ پالیسی پر قابو رکھتی ہیں۔

وفاقی نظام کے حامل ممالک کو خارجہ پالیسی طے کرتے وقت اپنی ریاستوں کا بھی خیال کرنا ہوتا ہے کیونکہ ان ریاستوں پر پڑوسی ممالک میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً سری لنکا کے واقعات کا تامل ناڈو پر، بنگلہ دیش کے واقعات کا مغربی بنگال اور شمال مشرقی ریاستوں پر اثر پڑتا ہے۔

ایسا کیوں کرنا پڑتا ہے؟

اپنے ملک کا امن اور استحکام جتنا ضروری ہوتا ہے اتنا ہی اہم پڑوسی ملک کا امن اور استحکام ہوتا ہے۔ اس لیے بھارت کو پڑوسی ممالک میں جمہوریت کے قیام کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔

۳۔ **معیشت** : جدید دور میں کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی کے تعین میں معاشی حالت کو نہایت اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ معاشی ترقی ہر ملک کے لیے اہم ترین مقصد بن چکا ہے۔ جس کی وجہ سے خارجہ پالیسی پر معیشت کے دو قسم کے اثرات ہوتے ہیں۔

(۱) ملک کی معیشت کو مضبوط کرنے کے لیے دیگر ممالک سے قائم کیے جانے والے معاشی تعلقات، درآمدات اور برآمدات، عالمی تجارت میں شمولیت جیسے عوامل خارجہ پالیسی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(۲) موجودہ بین الاقوامی نظام میں معاشی سلامتی کا موضوع بھی قومی سلامتی جتنا ہی اہم مانا جاتا ہے۔ معاشی سلامتی جتنی مستحکم ہوگی اس ملک کو اتنا ہی طاقتور تسلیم کیا جاتا ہے۔ معاشی طور پر مضبوط ممالک کا انحصار دوسرے ملکوں پر کم ہوتا ہے اور وہ اپنی خارجہ پالیسی آزادی کے ساتھ طے کر سکتے ہیں۔

۴۔ **سیاسی قیادت**: خارجہ پالیسی کے تعین میں صدرِ جمہوریہ، وزیرِ اعظم، وزیرِ خارجہ، وزیرِ دفاع، وزیرِ مالیات اور وزیرِ داخلہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کیا آپ اس بات سے متفق ہیں؟ اگر ہیں تو کیوں اور اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

ملک کی معاشی قوت میں اضافہ کرنے کے لیے صرف غریبی دور کرنے پر زور نہ دیتے ہوئے املاک اور قوتِ خرید میں اضافے کی کوششیں بھی کی جانی چاہئیں۔

خارجہ پالیسی میں استقامت اور اس میں بہتری کی کوششیں ان عہدوں پر فائز لوگ کرتے ہیں۔ مثلاً پنڈت جواہر لال نہرو نے بھارت کی خارجہ پالیسی میں عدم وابستگی کو شامل کیا۔ اٹل بہاری واجپائی نے بھارت- چین تعلقات کی بہتری کے لیے اہم کردار ادا کیا۔

فہرست مکمل کیجیے۔

مندرجہ ذیل میں چند رہنماؤں کے نام اور ان کی خدمات کے بارے میں معلومات دی ہوئی ہے۔ مثلاً لال بہادر شاستری : تاشقند معاہدہ۔ اسی طرح مندرجہ ذیل فہرست مکمل کیجیے۔

(الف) اندرا گاندھی : ....

(ب) راجیو گاندھی : ....

(ج) اٹل بہاری واجپائی : ....

مندرجہ ذیل پالیسیوں پر عمل پیرا ہونے والے وزرائے اعظم کے نام لکھیے۔

(الف) .... : مشرق کی جانب دیکھیے۔

(ب) .... : بین الاقوامی سطح سے بھارت میں سرمایہ کاری بڑھانے کی کوششیں

۵۔ انتظامی عوامل : خارجہ پالیسی تیار کرنے میں خارجہ اُمور کے وزیر، خارجہ سکریٹری، بیرونِ ملک سفارت خانہ، سیاسی عہدیدار وغیرہ جیسے انتظامی عوامل شامل ہوتے ہیں۔ خارجہ پالیسی سے متعلق آخری فیصلے کا اختیار اگرچہ وزیرِ اعظم اور ان کی وزرا کونسل کو ہوتا ہے لیکن اس فیصلے تک پہنچنے میں انتظامی مشینری ان کی مدد کرتی ہے۔ خارجہ پالیسی کے لیے لازمی معلومات کا حصول، اس کا تجزیہ اور اس سے متعلق صلاح ومشورے دینے جیسے کام انتظامیہ کے عہدیداران انجام دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ قومی سلامتی کے مشیر بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

آپ کیا کریں گے؟

آپ معتمدِ خارجہ یعنی خارجہ سکریٹری کے عہدے پر کام کرتے ہیں۔ وزیرِ اعظم چین کا دورہ کرنے والے ہیں۔ خارجہ سکریٹری کی حیثیت سے آپ وزارتِ خارجہ کی جانب سے وزیرِ اعظم کو مذاکرات کے لیے کون سے موضوعات تجویز کریں گے؟

بھارت کی خارجہ پالیسی

خارجہ پالیسی کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کر لینے کے بعد اب ہم بھارت کی خارجہ پالیسی کے بارے میں مزید واقفیت حاصل کریں گے۔

۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد سے ہی بھارت نے اپنی خارجہ پالیسی آزادانہ طور پر تشکیل دینا شروع کر دی تھی۔ بھارت کے دستور میں رہنما اُصولوں کے تحت ملک کی خارجہ پالیسی کے تعین سے متعلق شقیں موجود ہیں۔ رہنما اُصولوں کی دفعہ ۵۱ کے مطابق خارجہ پالیسی کا ایک خاکہ واضح کیا گیا ہے جس میں وضاحت کی گئی ہے کہ بھارت عالمی امن و سلامتی کی نگہداشت کو ترجیح دے اور اپنے بین الاقوامی مسائل یا تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرے۔ دیگر ممالک سے دوستانہ تعلقات اور بین الاقوامی قوانین کا احترام بھی ہماری خارجہ پالیسی کے مقاصد کا حصہ ہے۔ بھارت کی اب تک کی خارجہ پالیسیاں اسی خاکے کے تحت تیار کی گئی ہیں۔

بھارت کے دستور کی دفعہ ۵۱

- بین الاقوامی امن وسلامتی کا قیام۔
- ملکوں کے مابین منصفانہ اور باوقار تعلقات قائم کرنا۔
- بین الاقوامی معاملات میں بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کا احترام کرنا۔
- ٹریبونل (ثالث) کی مدد سے بین الاقوامی تنازعات کو پُرامن طریقے سے حل کرنا۔

بھارت کی خارجہ پالیسی کے چند مزید مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

* پڑوسی ممالک اور دیگر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھتے ہوئے اپنے ملک کی سلامتی پر آنچ نہ آنے دینا۔ ملک کی جغرافیائی سرحد کی حفاظت سے سمجھوتا نہ کرنا۔
* بھارت کے اتحاد اور سالمیت کی حفاظت کرنا۔
* دوسرے ممالک میں رہنے والے بھارتیوں کے مفادات کی حفاظت کرنا۔ یہ ذمہ داری متعلقہ ملک میں بھارت کا سفارت خانہ انجام دیتا ہے۔
* بھارت کی معاشی ترقی کے لیے غیر ممالک کے ساتھ معاشی اور تجارتی تعلقات قائم کرنا۔

بھارت کی خارجہ پالیسی کا جائزہ:

ہم بھارت کی خارجہ پالیسی کا جائزہ دو مرحلوں میں لیں گے۔ پہلا مرحلہ آزادی کے بعد سے ۱۹۹۰ء تک اور دوسرا مرحلہ ۱۹۹۰ء سے تا حال ہوگا۔

بھارت کی خارجہ پالیسی: ابتدائی مرحلہ

پنڈت نہرو نے ابتدائی دور میں بھارت کی خارجہ پالیسی تشکیل دی۔ ملک کی خارجہ پالیسی کے ذریعے انھوں نے نوآبادیاتی نظام کی مخالفت کی۔ عالمی نوعیت کا کردار نبھاتے ہوئے انھوں نے عالمی امن وسلامتی کو ترجیح دی۔ اُس دور میں بھارت کی خارجہ پالیسی پر تین باتوں کا اثر تھا۔ (۱) کسی بھی حکومت کے دباؤ کے بغیر تمام بین الاقوامی واقعات کے تجزیے کی کوشش اور امن قائم رکھنا ہمیشہ بھارتی خارجہ پالیسی کی اہم خصوصیت رہی ہے۔ (۲) پاکستان اور چین سے درپیش خطرات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ (۳) خودکفیل ہونے پر اصرار اور خودکفالت پر مبنی خارجہ پالیسی اُس وقت کی خارجہ پالیسی کی خاصیت رہی ہے۔

انتہائی ابتدائی دور میں بھارت نے اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے براعظم ایشیا کے دیگر ممالک سے اپنے تعلقات میں بہتری کی کوششیں کیں۔ اُس دور میں ایشیائی ممالک سے تعاون کر کے ترقی کا مقصد حاصل کرنے اور اپنی آزادی کا تحفّظ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ علاقائی ترقی کا یہ تصوّر بعد کے دور میں افریقہ تک پھیل گیا۔ لیکن کچھ افرو-ایشیائی ممالک امریکہ اور سوویت یونین کی سرد جنگ کے دوران فوجی تنظیموں کے رکن بن گئے جس کی وجہ سے علاقائی ترقی کی رفتار رُک سی گئی۔ اس کے بعد جو ممالک سرد جنگ کے دوران فوجی تنظیموں میں شامل نہیں ہوئے انھوں نے عدم وابستگی کے تصوّر کی حمایت کی۔ امن اور آزادی عدم وابستگی کے بنیادی اصول قرار پائے۔

اس زمانے میں بھارت کو پڑوسی ممالک سے نمٹنا پڑا۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر ۴۸-۱۹۴۷ء اور پھر ۱۹۶۵ء میں جنگیں ہوئیں۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستان سے ہوئی تیسری جنگ کے بعد بنگلہ دیش پاکستان سے الگ ہوکر آزاد ملک بن گیا۔

۱۹۷۰ء کی دہائی میں بھارت کی خارجہ پالیسی میں ایک قسم کا استحکام پایا جاتا ہے۔ بھارت جنوبی ایشیا میں ایک مضبوط علاقائی طاقت بن کر اُبھرا۔ ۱۹۷۴ء میں جوہری جانچ کے ذریعے جوہری تحقیق کے شعبے میں بھارت نے اپنی طاقت منوالی۔ ۱۹۸۰ء کے بعد سے البتہ کچھ تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوئیں۔ جنوبی ایشیائی ممالک میں باہمی تعاون کے فروغ کے لیے سارک (SAARC) نامی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ چین کے ساتھ تعلقات میں بہتری کے لیے بھارت نے مذاکرات شروع کیے۔ سلامتی کے شعبے میں تعاون کے لیے بھارت نے امریکہ کے ساتھ لین دین کا آغاز کیا۔

پہلا مرحلہ : ۱۹۴۷ء تا ۱۹۹۰ء

* سرد جنگ کے پس منظر میں بھارت نے عدم وابستگی اختیار کی۔ عدم وابستگی کی وجہ سے تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور ترقی کے لیے مختلف ممالک سے مناسب تعاون حاصل کرنے کو ترجیح دی گئی تھی۔ اسی وجہ سے اپنی ترقی کے لیے بھارت کو دونوں سپر پاور ممالک سے تعاون حاصل کرنا ممکن ہو پایا۔

* اس زمانے میں دفاعی نظام کو مضبوط بنانے پر زور دیا جاتا تھا جس کے لیے نئی ٹکنالوجی برآمد کی گئی۔ اس کام میں سوویت یونین، فرانس اور جرمنی نے بھارت کے ساتھ تعاون کیا۔

اسی عرصے میں بھارت کو کئی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا جن میں پاکستان سے جنگ، بنگلہ دیش کا قیام اور چین سے جنگ شامل ہیں۔

۱۹۷۴ء میں بھارت نے جوہری جانچ کے ذریعے جوہری تحقیق کے شعبے میں اپنی طاقت منوالی۔

بھارت کی خارجہ پالیسی میں پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمات :

- ان کا موقف تھا کہ ہمیں عالمی یا بین الاقوامی واقعات کا آزادانہ تجزیہ کرنا چاہیے۔
- انھوں نے قیامِ امن کی پالیسی پر مستقل مزاجی سے عمل کیا۔

دوسرا مرحلہ : ۱۹۹۱ء سے تا حال

* دوسرے مرحلے میں بھارت کی خارجہ پالیسی مزید وسیع اور تیز گام ہوگئی۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سیاسی اور عسکری تعلقات کی ترجیحی اہمیت باقی نہیں رہی۔ خارجہ پالیسی میں معیشت، تجارت، تعلیم اور ٹکنالوجی جیسے موضوعات شامل ہوگئے۔ ۱۹۹۱ء کے بعد بھارت نے معاشی نظام پر سرکاری عمل دخل کم کرکے آزادانہ معاشی پالیسی اختیار کی جس کی وجہ سے پڑوسی ممالک کے ساتھ تجارت میں اضافہ ہوا۔ عالمی تجارت میں بھی ہماری شمولیت میں اضافہ ہوا۔ معاشی ترقی کی شرح میں اضافے کی کوششیں ہونے لگیں۔

کیا آپ تلاش کر سکتے ہیں؟

- معاشی ترقی کی شرح کسے کہتے ہیں؟
- بھارت، نیپال اور بھوٹان کی معاشی ترقی کی شرح کی جدول بنائیے۔

* ۱۹۹۰ء کی دہائی کے بعد جنوب مشرقی ایشیائی ممالک یعنی سنگاپور، تھائی لینڈ، ویتنام وغیرہ سے بھارت کے معاشی تعلقات مضبوط ہوئے۔ اسرائیل، جاپان، چین، یورپی یونین کے ساتھ ملک کے کاروباری لین دین میں اضافہ ہوا۔

* بین الاقوامی اور علاقائی سطح کی معاشی تنظیموں میں بھارت کی شمولیت میں اضافہ ہوا مثلاً G-20 اور BRICS (Brazil, Russia, India, China, South Africa)

برِکس کا نشانِ امتیاز (لوگو)

عمل کیجیے۔

بھارت اور امریکہ کے بیچ بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ مثلاً دونوں ممالک میں جمہوریت رائج ہے۔ اسی قسم کی مزید مشترک باتیں تلاش کرکے ایک پروجیکٹ تیار کیجیے۔

* امریکہ کے ساتھ ہمارے تعلقات میں مضبوطی آئی ہے۔ باہمی اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ بین الاقوامی گروہ میں بھارت کا مقام اونچا ہوا ہے۔

* جوہری پالیسی بھارت کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم حصہ ہے۔ جوہری توانائی کا مفہوم اور استعمال کا مطالعہ آپ نے تاریخ، جغرافیہ یا کیمیا جیسے مضامین میں کیا ہوگا۔ جوہری قوت کی اہمیت کے پیش نظر بھارت نے آزادی کے فوراً بعد جوہری پروگرام شروع کیا جس کے لیے جوہری توانائی کمیشن اور جوہری توانائی محکمہ قائم کیا گیا۔ جوہری توانائی کمیشن یعنی ایٹومک ایزجی کمیشن کے پہلے صدر ڈاکٹر ہومی بھابھا تھے۔ جوہری توانائی کی تیاری اگرچہ اس کمیشن کا مقصد تھا لیکن اس کے ساتھ ہی فوجی صلاحیت کو فروغ دینا بھی اس کے اہم مقاصد میں شامل تھا۔ ۱۹۷۴ء میں بھارت نے پوکھرن میں پہلی جوہری جانچ کی۔ ۱۹۹۸ء میں بھارت نے دوسری جوہری جانچ کے بعد جوہری اسلحہ تیار کیا ہے۔ جوہری اسلحہ بردار لانچر بھی تیار کیے گئے جس کے لیے فضائیہ اور بحریہ کو اس کا اہل بنایا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جوہری اسلحہ نہایت خطرناک اور ہلاکت خیز ہوتا ہے۔ اس لیے اس کے استعمال کی نوبت کبھی نہ آنے دینے کی مسلسل کوششیں کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جوہری اسلحہ کی توسیع کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل دو معاہدے کیے گئے ہیں۔

(۱) جوہری اسلحہ توسیع بندی معاہدہ (NPT)

(۲) ہمہ جہت جوہری جانچ انسداد معاہدہ (CTBT)

ان دونوں معاہدوں میں موجود شرائط صرف بڑے ممالک کے مفاد میں ہیں، اس لیے بھارت نے آج تک ان معاہدوں پر دستخط نہیں کیے ہیں۔

عمل کیجیے۔

جوہری اسلحہ بنانے والے ممالک کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ جوہری اسلحہ کی توسیع کو روکنے کے لیے اپنی جماعت کی جانب سے ایک درخواست تیار کیجیے۔ اسے اخبارات میں شائع کروانے کی کوشش کیجیے۔

بھارت اب جوہری اسلحے سے لیس ملک ہے لیکن ایک ذمہ دار جوہری ملک کا کردار بھی نباہ رہا ہے۔ ترکِ اسلحہ کی مساعی کی بھارت نے ہمیشہ حمایت کی ہے کیونکہ بھارت ہمیشہ عالمی امن وسلامتی کا خواہاں رہا ہے۔ اپنے ملک کی خارجہ پالیسی کا جائزہ لینے کے بعد اگلے سبق میں ہم بھارت کے دفاعی نظام کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو دوبارہ لکھیے۔

ا۔ .... جوہری توانائی کمیشن کے قیام کا اہم مقصد تھا۔

(الف) فوجی قوت تیار کرنا

(ب) جوہری جانچ کرنا

(ج) جوہری اسلحہ کی توسیع روکنا

(د) جوہری توانائی کی پیداوار کرنا

۲۔ .... دنیا کے تمام ممالک کا سب سے اہم مقصد بن گیا ہے۔

(الف) جوہری ترقی (ب) معاشی ترقی

(ج) جوہری جانچ (د) دفاعی نظام

۳۔ بھارت کی خارجہ پالیسی میں مندرجہ ذیل کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

(الف) آزادانہ معاشی پالیسی

(ب) باہمی انحصار

(ج) عدم وابستگی

(د) جوہری ترقی

۴۔ ۱۹۷۴ء میں بھارت نے .... کے مقام پر جوہری جانچ کی۔

(الف) شری ہری کوٹا (ب) تھمبا

(ج) پوکھرن (د) جیتاپور

(۲) مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ تشریح کیجیے :

۱۔ بھارت - چین تعلقات کی بہتری کے لیے پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔

۲۔ اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان کے ساتھ تعلقات میں بہتری کے لیے پہل کی۔

(۳) مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت لکھیے :

۱۔ بھارت کی خارجہ پالیسی

۲۔ قومی مفادات

۳۔ عالمی امن

(۴) جوہری اسلحہ سازی کی وجہ سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ اپنی رائے دیجیے۔

(۵) مندرجہ ذیل کے بارے میں مختصراً لکھیے۔

۱۔ بھارت کی خارجہ پالیسی جن قدروں پر مبنی ہے، ان پر روشنی ڈالیے۔

۲۔ بھارت - چین تعلقات کی بہتری کے لیے جن لوگوں نے قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں، ان کے بارے میں معلومات دیجیے۔

۳۔ بھارت کی خارجہ پالیسی کے مقاصد تحریر کیجیے۔

(۶) مندرجہ ذیل تصوراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

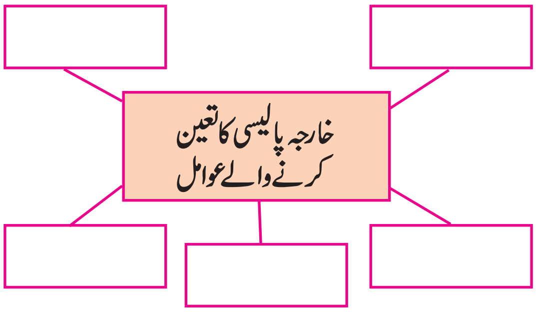

سرگرمی :

قدیم زمانے میں جن ممالک کے ساتھ بھارت کے تجارتی تعلقات قائم تھے، ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

۳ بھارت کا دفاعی نظام

آئیے، اعادہ کریں۔

گزشتہ سبق میں ہم نے بھارت کی خارجہ پالیسی کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم نے یہ بھی سمجھ لیا ہے کہ غیر ملکی حملوں اور داخلی بدنظمی سے ملک کی حفاظت کرنا اور ملکی سرحد کا تحفّظ کسی بھی ملک کا بنیادی مفاد ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ہر ملک قومی سطح پر ایک حفاظتی نظام تیار کرتا ہے۔ بھارت نے بھی اپنا قومی دفاعی نظام تیار کیا ہے۔ اس سبق میں ہم اس نظام کی نوعیت اور دفاعی نظام کو درپیش مسائل پر غور کریں گے۔

ملکی دفاع کا مفہوم :

تمام مقتدر ممالک نے ایک بین الاقوامی نظام ترتیب دیا ہے۔ یہ مقتدر ممالک ایک دوسرے کو تعاون کرتے ہیں، اس کے باوجود کبھی کبھی ان میں لڑائی بھی ہو جاتی ہے۔ کچھ ممالک کے بیچ سرحد کو لے کر تنازعہ ہوتا ہے تو کچھ ممالک پانی کی تقسیم کی وجہ سے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اس لڑائی کے پسِ پشت بین الاقوامی معاہدوں پرعمل آوری کا فقدان، باہمی مسلسل مقابلہ آرائی، پڑوسی ممالک سے پناہ گزینوں کی آمد جیسی وجوہات کارفرما ہوسکتی ہیں۔

مختلف ممالک کے درمیان اختلافی یا متضاد مفادات کا حل مصالحت اور مذاکرات کے ذریعے نکالا جاتا ہے؛ لیکن جب ایسی کوششیں ناکام ثابت ہوتی ہیں اس صورت میں کوئی ملک جنگ کے متبادل پر بھی غور کرتا ہے۔ کسی ملک کا دوسرے ملک پر حملہ کرنا اور اس کی مقتدر حیثیت کو چیلنج کرنے کی وجہ سے ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ جارح ممالک کی فوجی قوت سے اکثر ایسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ کسی بھی حالت میں ملک کی مقتدر حیثیت اور وجود کی حفاظت کرنا حکومت کا اوّلین فرض اور ذمہ داری ہوتی ہے لہٰذا حکومت کو اپنا دفاعی نظام مضبوط اور وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ رکھنا پڑتا ہے۔ اسی کو 'ملکی دفاع' کہتے ہیں۔

بتائیے تو بھلا!

کیا آپ باہم متفقہ اور باہم متصادم مفادات کی کچھ مثالیں بھارت اور پڑوسی ممالک کے حوالے سے بتا سکتے ہیں؟

ملکی دفاع کی نگہداشت کے طریقے

- ملک کی حفاظت کا تعلق جغرافیائی محلِ وقوع سے ہوتا ہے کیونکہ جغرافیائی لحاظ سے زیادہ قریبی ممالک کی جانب سے ملک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اپنی جغرافیائی سرحدوں پر موجود خطرات کی نوعیت اور خطرہ کس سے ہے اس کی شناخت نہایت اہم ہوتی ہے۔
- اس خطرے سے محفوظ رہنے کے لیے ملک کو اپنی فوجی قوت میں اضافہ کرنا پڑتا ہے۔ جدید ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے خطرے کی پیش بندی، اسلحہ سازی، دفاعی افواج کی جدید کاری اور اسے نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا جیسے طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔
- جنگ کے ذریعے کسی مسئلے کو حل کرنے اور قومی سلامتی کا تحفّظ کرنے سے زیادہ تناؤ پیدا ہوجاتا ہے اور بین الاقوامی امن خطرے میں پڑ جاتا ہے، اس لیے کچھ ممالک دیگر ممالک کی حمایت حاصل کرکے قومی سلامتی کو درپیش خطرے کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

غور کیجیے اور تجویز کیجیے۔

اسلحہ کی طاقت کے حوالے سے تمام ممالک یکساں سطح کے حامل نہیں ہوتے۔ ایسی صورتِ حال میں اگر ہمیں اسلحہ میں تخفیف کی پالیسی کو بین الاقوامی سطح پر نافذ کرانا ہو تو کیا کرنا ہوگا؟

کیا آپ اس سے متفق ہیں؟

اپنی فوجی طاقت میں اضافہ کرنے والے ممالک آپس میں مقابلہ آرائی شروع کر دیتے ہیں۔ اسلحہ کی اس دوڑ کی وجہ سے عدم تحفظ کے احساس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ عدم تحفظ کا احساس قومی سلامتی کو درپیش خطرات میں اضافہ کرتا ہے۔ ان خطرات کو ٹالنے کے لیے اسلحہ کی دوڑ کی بجائے اسلحہ میں تخفیف کی ضرورت ہے۔

اقتباس پڑھیے اور مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

ہر ملک کو بین الاقوامی کشمکش کا حل باہمی مصالحت اور مذاکرات کے ذریعے نکالنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے ممالک کے درمیان مذاکرات اور لین دین میں اضافہ ہونا چاہیے۔ ممالک کے درمیان باہمی انحصار جتنا زیادہ بڑھے گا اتنا ہی زیادہ امن وسلامتی کو استحکام حاصل ہوگا۔ چنانچہ بین الاقوامی تعاون کے فروغ کے لیے مذاکرات اور مصالحت کے مختلف ذرائع اور مواقع اور پلیٹ فارم فراہم ہوں گے اور ممالک معاشی نقصان کے خوف سے جنگ ٹالنے کی کوشش کریں گے۔

۱۔ مندرجہ بالا اقتباس کے مطالعے سے کیا پیغام ملتا ہے؟

۲۔ مختلف ملکوں کے درمیان گفت وشنید کیسے بڑھے گی؟

۳۔ معاشی نقصان اور جنگ کے درمیان کیا تعلق ہے؟

بھارت کا دفاعی نظام : بھارت کے دفاعی نظام میں بحری، ہوائی اور برّی افواج شامل ہیں۔ ملک کی زمینی سرحدوں کی حفاظت کا ذمہ برّی فوج کا ہوتا ہے جبکہ بحری فوج ساحلی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے۔ بھارت کی ہوائی سرحد اور خلا کی حفاظت کی ذمہ داری ہوائی فوج کی ہوتی ہے۔ یہ تینوں افواج وزارتِ دفاع کے ماتحت ہوتی ہیں۔ بھارت کی برّی فوج بہت بڑی اور دنیا کی ساتویں نمبر کی فوج تسلیم کی جاتی ہے۔ برّی فوج کے سربراہ کو 'جنرل'، بحری فوج کے سربراہ کو 'ایڈمرل' اور ہوائی فوج کے سربراہ کو 'ایئر چیف مارشل' کہا جاتا ہے۔ ان تینوں سربراہوں کا تقرر براہِ راست صدرِ جمہوریہ کرتے ہیں۔

بری فوج

بحری فوج

ہوائی فوج

تلاش کریں گے تو زیادہ سمجھیں گے...

فوجی حکومت سے کیا مراد ہے؟

کیا ایسی حکومت میں جمہوریت ہوتی ہے؟

بھارت کے صدر جمہوریہ ان تینوں افواج کے دستوری سربراہ (Supreme Commander of the Defence Forces) ہوتے ہیں۔ صدر جمہوریہ کی رضامندی کے بغیر ان دفاعی افواج کو جنگ یا امن وسلامتی سے متعلق فیصلے کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہوتا کیونکہ صدرِ جمہوریہ شہری حکومت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جمہوریت میں شہری قیادت کو فوجی قیادت پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

بھارت کی دفاعی مشینری کی تینوں افواج کو وقت کے تقاضوں

سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے کئی تدابیر کی جاتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے کئی تحقیقی ادارے بھی قائم کیے گئے ہیں۔ دفاعی افواج کے تمام اعلیٰ عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریاں عمدگی سے نباہنے میں رہنمائی کرنے کے لیے ملک میں کئی تربیتی ادارے قائم کیے گئے ہیں مثلاً پونہ میں نیشنل ڈیفنس اکیڈمی، دہلی میں نیشنل ڈیفنس کالج، وغیرہ۔

نیم فوجی دستے : بھارت کی دفاعی افواج کی معاونت کے لیے نیم فوجی دستے ہوتے ہیں۔ یہ دستے مکمل طور پر فوجی نہیں ہوتے اور نہ ہی مکمل طور پر شہری۔ اسی لیے انھیں 'نیم فوجی دستے' کہا جاتا ہے۔ ان کی اہم ذمہ داری دفاعی افواج کی مدد کرنا ہوتی ہے۔ سرحدی حفاظتی دستہ (Border Security Force)، ساحلی سلامتی دستہ (Coast Guard)، مرکزی محفوظ پولس دستہ (Central Reserve Police Force)، سریع الحرکت دستہ (Rapid Action Force) جیسی اکائیاں نیم فوجی دستوں میں شامل ہیں۔

ریلوے اسٹیشن، تیل کے ذخائر، آبی ذخائر جیسے اہم مقامات کے تحفّظ کی ذمہ داری ان نیم فوجی دستوں کی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ قدرتی یا انسانی آفات کے دوران یہ دستے حسنِ انتظام میں مدد کرتے ہیں۔ امن کی حالت میں ملک کی بین الاقوامی سرحدوں کی حفاظت ان نیم فوجی دستوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

سرحدی حفاظتی دستہ سرحد کے نزدیک رہنے والے شہریوں کے دلوں میں تحفّظ کا احساس پیدا کرنے، اسمگلنگ روکنے اور سرحد پر گشت کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔

بھارت کی ساحلی سرحد کی حفاظت کے لیے ساحلی سلامتی دستے تشکیل دیے گئے ہیں۔ یہ دستے بھارت کی سمندری حدود کے اندر ماہی گیری کے پیشے کو تحفظ دینے، ساحلی راستوں سے غیر قانونی کاروبار کی روک تھام وغیرہ جیسی ذمہ داریاں نباہتے ہیں۔

قانون اور نظم و نسق کی برقراری میں مختلف ریاستوں کی انتظامیہ کو تعاون دینے کا کام سینٹرل ریزرو پولس فورس کرتی ہے۔ بم دھاکوں اور فسادات کی وجہ سے ملک کی سلامتی کو درپیش خطرات کے پیش نظر عاجلانہ طور پر حفاظتی سرگرمیوں کے ذریعے عوامی زندگی کو فوری طور پر معمول پر لانے کا کام سریع الحرکت دستہ کرتا ہے۔

طلبہ میں نظم و نسق اور فوجی تعلیم کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے کے مقصد کے تحت قومی طلبہ تنظیم یعنی NCC National Cadet Corps کا قیام عمل میں آیا جس میں اسکول اور کالج کے طلبہ و طالبات شریک ہوسکتے ہیں۔

شہری دفاعی دستہ (ہوم گارڈس) : ہوم گارڈس کا قیام آزادی سے قبل عمل میں آیا تھا۔ ملک کے شہری ہوم گارڈس میں شریک ہوکر ملک کی سلامتی میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں۔ بیس تا پینتیس سال عمر کا کوئی بھی مرد یا عورت اس دستے میں شامل ہوسکتا ہے۔

پولس کے ساتھ مل کر عوامی سلامتی قائم رکھنا، فسادات اور ہڑتال کے دوران دودھ، پانی وغیرہ ضروریاتِ زندگی کی فراہمی، نقل وحمل کا انتظام، زلزلہ اور سیلاب جیسی قدرتی آفات کے دوران عوام کی مدد کرنا ہوم گارڈس کے فرائض میں شامل ہے۔

بھارت کی سلامتی کو درپیش مسائل

- آزادی کے بعد سے آج تک پاکستان اور چین نے بھارت کی سلامتی کے لیے خطرات پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر کا مسئلہ، پانی کی تقسیم کا مسئلہ، سرحدی مسئلہ اور دراندازی جیسے متعدد تنازعات موجود ہیں۔ ان تنازعات کو مذاکرات اور گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کی مسلسل کوششیں بھارت نے کی ہیں۔ (بھارت - پاکستان کے بارے میں آپ سبق ۶ میں مزید مطالعہ کریں گے۔)
- بھارت اور چین براعظم ایشیا کے دو اہم ملک ہیں۔ ۱۹۶۲ء میں چین کے ساتھ ہماری جنگ بھی ہوئی تھی۔ چین کی کوشش

یہ تھی کہ بھارت کے پڑوسی ممالک پر اپنی بالادستی قائم کرے جس کی وجہ سے بھارت اور چین کے تعلقات میں تناؤ ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی تنازعہ بھی موجود ہے۔

- بھارت کو صرف بیرونی ممالک سے ہی خطرہ درپیش نہیں ہے بلکہ ملک کے اندرونی علاقوں میں بھی ملکی سلامتی کو خطرات لاحق ہیں۔ملکی سلامتی کے حوالے سے بیرونی سلامتی اور داخلی سلامتی میں زیادہ فرق باقی نہیں رہا۔ مذہب، علاقائیت، نظریات ،نسل اور معاشیات پر مبنی کئی باغی تحریکیں داخلی سلامتی کے لیے خطرہ پیدا کررہی ہیں مثلاًنکسل وادی تحریک۔
- انتہا پسندی ملک کی سلامتی کے لیے ایک بڑا مسئلہ ہے۔ انتہا پسندی ایک عالمی مسئلہ ہے اور بھارت اس مسئلے کے خاتمے کے لیے سرگرم ہے۔

انسانی سلامتی

سرد جنگ کے بعد قومی سلامتی کا تصوّر تبدیل ہوکر وسیع تر مفہوم اختیار کرگیا۔ اس مفہوم کے تحت ملکی سلامتی یعنی صرف ملک کی سلامتی ہی نہیں بلکہ اس ملک میں رہنے والے افراد کی سلامتی بھی شامل ہوگئی کیونکہ ملک کی سلامتی آخرکار افراد کی سلامتی کے لیے ہی ہوتی ہے۔ اس لیے نسلِ انسانی کو مرکز بنا کر سلامتی کے نئے تصوّر کو انسانی سلامتی یا انسانی تحفّظ کہا گیا ہے۔ انسانی سلامتی کے مفہوم میں ہر قسم کے خطرے سے افراد کی حفاظت کرتے ہوئے انھیں تعلیم،صحت اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا متوقع ہے۔

ناخواندگی، افلاس، ضعیف الاعتقادی اور پسماندگی کا انسداد کرکے تمام شہریوں کو پُروقار زندگی بسر کرنے کے لیے موافق اور سازگار حالات مہیا کرنا بھی انسانی سلامتی میں شامل ہے۔ انسانی سلامتی کے لیے اقلیتوں اور کمزور طبقات کے حقوق کا تحفّظ بھی ضروری ہے۔

انسانی سلامتی کو درپیش خطرات

۱۔ انسانی سلامتی کے لیے سب سے بڑا خطرہ انتہا پسندی ہے۔ عوام الناس اور معصوم لوگ ہی انتہا پسندی کا شکار ہوتے ہیں۔ انتہا پسندی کا مقصد لوگوں کے دلوں میں دہشت اور خوف کے ذریعے عدم تحفّظ کا احساس پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے انسانی سلامتی کے لیے انتہا پسندی کا خاتمہ ضروری ہے۔

آیئے، گفتگو کریں۔

- کیا آپ کو لگتا ہے کہ انسانی سلامتی کے لیے جمہوریت ہی مناسب ہے؟ مباحثے میں آپ کون سے نکات پیش کریں گے؟
- خاندانی سطح پر انسانی سلامتی کے لیے کون سی کوششیں کی جاسکتی ہیں؟

۲۔ ماحولیاتی تبدیلیوں اور آلودگی کی وجہ سے بھی انسانی سلامتی کو خطرات درپیش ہوتے ہیں۔ ایڈز، ڈینگو، چکن گنیا، سوائن فلو، ایبولا جیسی بیماریوں نے بڑے مسائل پیدا کردیے ہیں۔ ایسی بیماریوں سے انسانوں کا تحفّظ بھی انسانی سلامتی کا حصہ ہے۔

آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

سماج میں بڑھتا ہوا تشدد انسانی سلامتی کے لیے خطرہ پیدا کرتا ہے۔ تشدد کے انسداد کے لیے ہر سطح پر کس طرح پُرامن سرگرمیوں کی تیاری کی جاسکتی ہے؟

اس سبق میں ہم نے بھارت کے دفاعی نظام کا مطالعہ کیا ہے۔ قومی سلامتی سے انسانی سلامتی تک کے بدلتے تصوّر کو بھی ہم نے اس سبق میں سمجھا ہے۔ اگلے سبق میں ہم بین الاقوامی تنظیم ’اقوامِ متحدہ‘ کا مطالعہ کریں گے۔ ہم یہ بھی سمجھیں گے کہ انسانی سلامتی کے لیے اقوامِ متحدہ کیا تدابیر اختیار کرتی ہے۔

اس سبق میں نیا کیا ہے؟ بین الاقوامی سطح پر امن وتحفّظ کے

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ بھارت کے .... دفاعی افواج کے سپریم کمانڈر ہوتے ہیں۔

(الف) وزیرِ اعظم (ب) صدرِ جمہوریہ

(ج) وزیرِ دفاع (د) گورنر

۲۔ بھارت کے ساحلی علاقوں کے تحفظ کی ذمہ داری .... کی ہوتی ہے۔

(الف) برّی فوج (ب) ساحلی سلامتی دستہ

(ج) بارڈر سیکوریٹی فورس (د) سریع الحرکت دستہ

۳۔ طلبہ میں نظم و ضبط اور فوجی تعلیم کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے .... قائم کی گئی۔

(الف) بی ایس ایف (ب) سی آر پی ایف

(ج) این سی سی (د) آر اے ایف

(۲) مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے :

۱۔ انسانی سلامتی کے لیے انتہاپسندی کا خاتمہ ضروری ہے۔

۲۔ ہر ملک اپنے لیے مضبوط دفاعی نظام تیار کرتا ہے۔

۳۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

(۳) نوٹ لکھیے :

۱۔ سریع الحرکت دستے کے کام

۲۔ انسانی سلامتی

۳۔ ہوم گارڈس

(۴) اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

۱۔ آپ بھارت کے دفاعی نظام کی کس فورس میں حصہ لینا پسند کریں گے؟ وجوہات کے ساتھ تحریر کیجیے۔

۲۔ امن کے لیے ایٹمی توانائی کی پالیسی پر اپنی رائے دیجیے۔

(۵) مختصراً لکھیے۔

۱۔ قومی سلامتی کو جن باتوں سے خطرات درپیش ہوتے ہیں، ان کی وضاحت کیجیے۔

۲۔ بارڈر سیکوریٹی فورس کی ذمہ داریاں تحریر کیجیے۔

۳۔ انسانی سلامتی کا مفہوم واضح کیجیے۔

(٦) دی ہوئی ہدایات کے مطابق سرگرمی انجام دیجیے۔

۱۔ دفاعی افواج سے متعلق جدول مکمل کیجیے۔

دفاعی فوج کا نام	فرائض	سربراہ	موجودہ سربراہ کا نام
برّی فوج	....	....	....
....	....	ایڈمرل	....
....	بھارت کی ہوائی سرحد اور خلا کی حفاظت کرنا	....	....

۲۔ بھارت کی سلامتی کو درپیش خطرات مندرجہ ذیل خاکے کی مدد سے ظاہر کیجیے۔

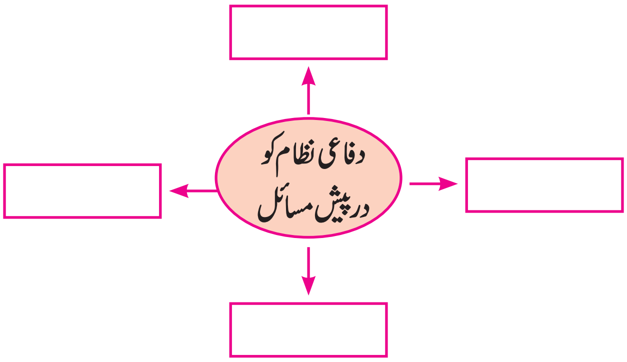

سرگرمی :

’بھارت کی سلامتی کو درپیش خطرات‘ کے موضوع پر اپنے اسکول میں مذاکرہ منعقدہ کیجیے۔

❖❖❖